جہات

سہ ماہی منہاج کے حیثیت نسواں نمبر کے پہلے شمارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں ان حقوق و فرائض اور مراعات کا بالتفصیل جائزہ لیا جا چکا ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عطا فرمائی ہیں ان کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام نے دنیا میں پہلی بار عورت کو وہ وقار، عزت، شرافت اور مرتبہ عطا کیا ہے کہ آج کی ترقی یافتہ اور مساوات مرد و زن کی دعویدار دنیا اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکتی۔ غور سے اگر دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ تہذیب جدید نے عورت کا بالکلیہ استحصال کیا ہے۔ اس تہذیب کے ظالم علم برداروں نے عورت کو گھر کے گوشہ عافیت سے نکال کر دفاتر، فیکٹریوں، کلبوں، تھیٹروں اور سڑکوں پر دربدر ہونے کے لیے چھوڑ دیا اور اس پر دوہری ذمہ داریاں ڈال دیں یعنی وہ معاش بھی حاصل کرے اور پھر امور خانہ داری بھی انجام دے۔ اور نہایت چالاکی سے عورت کو یہ سمجھایا کہ ہم انہیں دور مظلمہ کی تاریکی سے نکال کر آزادی و حریت کی جنت میں لے آئے ہیں۔ انہوں نے اس کا نام روشن خیالی اور ترقی رکھا ہے۔ وہ عورت جسے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے "نازک آبگینوں" سے تشبیہ دی تھی اور آپ نے یہ تک پسند نہ فرمایا تھا کہ جن سواریوں پر وہ سوار ہوں انہیں تیز دوڑا کر عورتوں کو تکلیف پہنچائی جائے آج زینت بازار ہے۔ دو پیسے کی چیز بھی فروخت کرنی ہو تو لازماً اس پر ایک عورت کی تصویر چسپاں کی جاتی ہے۔ غرضیکہ عورت کیا ہوئی نمود و نمائش کی چیز اور مردوں کے سفلی جذبات کو تسکین بخشنے والی شے اس لیے ضروری ہے کہ اس فریب کا پردہ چاک کیا جائے اور نام نہاد آزادی کا اصلی روپ عورتوں کو دکھایا جائے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم عورتوں کو تعلیم و ترقی سے روکنا چاہتے ہیں۔ یا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک کی تعمیر اور قومی نشوونما میں عورتیں کوئی کردار ادا نہ کریں۔ کیونکہ ایسا کرنا اسلام

ے منشا کے سراسر خلاف ہے۔ البتہ ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے دائرہ کار کا تعین کیا جائے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں حدود قائم کی جائیں تاکہ ہمارا مشرقی عائلی نظام جس کی اساس پیغمبر انسانیت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے دست مبارک سے قائم فرمائی تھی۔ اور جس کی عملاً خلاف ورزی کر کے آج مغرب گرفتار بلا ہے شکست و ریخت کا شکار نہ ہو۔

آج کی پاکستانی عورت کا اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اس کی دیت نصف کیوں ہے اور حقوق مالیہ میں مرد کی ایک شہادت کے مقابلے میں اس کی دو شہادتیں کیوں ہیں؟ کیونکہ ان مسائل کا اس کی روزمرہ زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ ان احکام میں ہزاروں مصالح مضمر ہیں جن کی معرفت قرآن وسنت میں غواصی کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کے استحصال کو روکا جائے۔ ان کی جہالت کو دور کیا جائے انہیں معاشرے کا مفید عنصر بنایا جائے۔ اور انہیں وہ حقوق دیئے جائیں جو اسلام انہیں دیتا ہے۔ اسلام ہرگز یہ گوارا نہیں کرتا کہ مسلم امہ کا فرزند جاہل ماؤں کی گود میں پلے اور طرح طرح کے توہمات وخرافات کا اسیر رہے۔ اس لیے اس نے عورتوں کی تعلیم وتربیت پر خاص زور دیا ہے تاکہ ہماری مائیں اپنی تعلیم وتربیت کے فیضان سے ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، شاہ ولی اللہؒ، سرسید اور قائداعظم رحمہم اللہ جیسے اہل فکر و دانش پیدا کر سکیں ساتھ ہی ہمارے گھر سکون وطمانیت فرخندہ حالی و فارغ البالی کے نمونے ہوں۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ ایک مخصوص ماحول میں خالص اور ٹھیٹھ اسلامی انداز میں عورتوں کی تعلیم وتربیت کا نظام قائم کیا جائے۔

اسلام دشمنی کے زیر اثر عرصہ سے مغربی علماء یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو حرم سراؤں کی چہار دیواری میں قید کر کے علم ومعرفت اور ترقی وکامرانی کے دروازے ان پر بند کر دیئے ہیں۔ انشاءاللہ العزیز اس شمارے کے مقالات کا مطالعہ کرنے کے بعد قارئین کرام پر اس مسموم پروپیگنڈے کا بوداپن ظاہر ہو جائے گا اور معلوم ہو گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود کے بعد بھی پورے تسلسل سے عورتوں کی تعلیم وتربیت اور ان کے حقوق کے تحفظ کا نظام قائم رہا البتہ زمانہ سلف میں مخلوط تعلیم۔ مخلوط محافل۔ اور اختلاط مرد وزن کی وہ صورت نہ تھی جو ہزاروں مفاسد کی جڑ ہے اور جسے ناسمجھی سے آج کل چند نام نہاد

ترقی پسند خواتین ترقی اور آزادی سمجھ رہی ہیں۔ اسلام چونکہ ایک مکمل دین اور ایسا CODE OF LIFE ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے۔ اس لیے اس نے اپنے ماننے والوں کو کسی بھی معاملے میں بے بہرہ اور بغیر کسی رہنمائی کے نہیں چھوڑا ہے۔ آج کے مغرب زدہ لوگ چاہتے ہیں کہ جس طرح کی مادر پدر آزادی مغرب میں ہے اسی طرح کی آزادی ۔بے حیائی ۔اور بے غیرتی یہاں بھی جاری کریں ۔یاد رکھئے یہ اقدام ہمارے معاشرے کو بھی اسی لعنت میں گرفتار کردیگا جس میں آج مغرب گرفتار ہے اور ہمارا معاشرہ بھی اپنے ہاتھوں سے تیار کردہ جہنم میں اسی طرح جلنے لگے گا جس طرح آج مغرب جل رہا ہے ۔ہم ذیل میں مصر کے ایک رسالہ التوحید کا اقتباس درج کررہے ہیں اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج مغرب کے مردوں کا کیا حال ہے۔

> امریکہ کی جنوب کارول نیا یونیورسٹی نے اپنے ایک اعلام نامے میں اس تحقیق کا انکشاف کیا ہے کہ جو عورتیں گھر کے باہر شہری دفتری کاموں میں زیادہ کامیاب ہیں ان کے شوہر بقیہ عورتوں کے شوہروں سے گیارہ گنا زیادہ دل کے امراض کے شکار ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرونی کام کرنے والی عورتوں اور ان کے شوہروں کے تعلقات خوشگوار نہیں ہوتے اور اس قسم کے اسّی فیصد شوہر بدترین نفسیاتی احساسات میں مبتلا رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے اندر قلبی امراض کے امکانات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔

(التوحید ماہ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ص ۲۹ مصر)

(بحوالہ محدث بنارس جنوری ۱۹۸۵ء ص ۴۵)

مغربی علوم یا مغربی ٹیکنالوجی کا حصول شجر ممنوعہ نہیں ہے۔ جی بھر کر انہیں حاصل کریں لیکن خدا کے لیے مغرب کی لعنتوں کو داخل ہونے کا موقع نہ دیں ورنہ ہم اسلامی تہذیب اور اسلامی معاشرت سے کوسوں دور جا پڑیں گے۔

اس شمارے کے بارے میں

اس شمارے میں پہلا طویل مقالہ "حیثیت نسواں کا تاریخی جائزہ" ہے

اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہر دور میں (باستثنائے چند) مسلم معاشرہ نے عورتوں کو وہ حقوق دیئے ہیں جو اسلام کے عطا کردہ ہیں۔ ضبط ولادت یہ مقالہ خالص تحقیقی انداز میں لکھا گیا ہے انشاء اللہ اہل علم اس سے محظوظ ہونگے مقالہ عورت کی تعلیم و تربیت میں تعلیم نسواں کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس شمارے میں مذاکرے بھی شامل اشاعت ہیں جن کے موضوعات کا تعلق محض عورتوں کے مہمات مسائل سے ہے

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو سعی مشکور بنائے۔ آمین